



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اَلُوْهَابِ يَتَّبِعُوْنَكَ يَا مَعْشَرَ الْفِرْعَوْنَ  
اَلُوْهَابِ يَتَّبِعُوْنَكَ يَا مَعْشَرَ الْفِرْعَوْنَ

# آئینہ الہی حدیث

مصنفہ

علامہ محمد اعظم سعیدی الہ آبادی

چیرمین اسلامک ریسرچ کمیٹی پاکستان

شائع کردہ

انجمن الابرار مسیحی اللہ والی ٹیونسٹیا لائن کراچی ۲

## تقریظ

از ادیب شہیر جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب فیضی بی اے آنرز

محترم علامہ محمد اعظم سعیدی جو کہ ایک سچے ہوئے خطیب اور منجھے ہوئے ادیب ہیں میں نے موصوف کی اکثر مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب کا مطالعہ کیا ہے، علامہ سعیدی صاحب مذہبی و سیاسی ہر دو محاذوں پر مہارت تامہ رکھتے ہیں علامہ موصوف کا زیر نظر رسالہ آئینہ الہدیت میں نے حرف بحرف پڑھا تو مسرت و انبساط کی لہر دوڑ گئی کہ اعلیٰ حضرت عید الشہادہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے مشن کو بخیر نہیں چھوڑنے دیا گیا بلکہ اس ناؤ کو مزید سنبھالا دیکر منزل مقصود کی جانب بچانے کی سعی بلیغ کا جاری ہے جب کہ موجودہ دور میں دیوبندی مودودی اور اہل حدیث مسلک حقہ اہلسنت و جماعت بریلوی کے خلاف پس پردہ سازشوں کے جائل پھیلا رہے ہیں اگر ان بد مذہبیوں کی کتابوں کی ورق گردانی کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنیوں کے بارے میں کتنا بغض و کینہ اور حسد ان کے دلوں میں بھرا ہوا ہے اہل سنت کے ساتھ میل جول نشست و درخواست ناجائز سمجھتے ہیں۔ سنیوں کے مقابلے میں کافروں کے ساتھ تعاون کو اچھا گردانتے ہیں سنیوں کے جائزے میں شرکت کو حرام کہتے ہیں

اور سنیوں سے ترک موالات یعنی عدم تعاون کی تعلیم دیتے ہیں اور سنیوں کے ساتھ نکاح ناجائز سمجھتے ہیں بلکہ اگر بچوں سے کسی بد مذہب کا نکاح سنی مسلمان سے ہو گیا تو نکاح کو فاسد سمجھتے ہیں الغرض اس رسالے میں جن امور کی نشاندہی کی گئی ہے وہ علماء و عوام اہلسنت کے لئے ایک گراں قدر سرمایہ ہے اللہ تعالیٰ اس رسالے سے مسلمانوں کو نفع پہنچائے نیز علامہ سعیدی صاحب نے اس رسالہ کی ترتیب میں جو عرق ریزی کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ بحرِ خوار کو کوڑے میں بند کر دیا ہے زبان میں سلاست اور قلم میں روانگی و لطافت نے رسالہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں مولانا کے جس مسلسل کود بیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ سعیدی صاحب کا مستقبل تابناک ہے۔ اللہ زور قلم مزید مرحمت فرمائے۔

بقلم خود

## کلمہ

اگر دنیا میں دجل و فریب زیادہ ہو جائے تو صاحب متاع کے اوزان سے اعتبار و یقین عنقا ہو جاتا ہے ایسے نازک مرحلہ میں بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ مشتری ہی کے اوزان سے مبیعہ کا وزن کیا جائے اور خود اسی کے مکیال سے اس کو ناپا جائے تاکہ حق اس طرح عیاں ہو جائے جس طرح بدلی سے چاند

## نتیجہ

اسی لئے عقائد تجدید کو انہی کی کتب سے منقول کیا گیا ہے تاکہ کسی ایرے غیرے کو انگشت نمائی کا موقع نہ ملے۔  
اصطلاح عام میں اسی کا نام ہے اپنا آئینہ اپنا چہرہ

## احقر ابوالاخیر

محمد اعظم سیدی الہ آبادی

سربراہ

فرماندہ اصلاح معاشرۃ الانس

۷۸/۱۲/۱

## پس منظر

احمد رضا صاحب، علیہ السلام، مرقہ مصطفیٰ، وکر مرقہ فضلت النعم علیہ السلام، نعیر لوطاء فی حدیث المجتبیٰ، واصلی واسلم علیہ السلام، خیر البرا یا محمد النبی المرفعی علیہ السلام، و صحبہ اونی الصدوق والمعتفی۔  
”اما بعد“

محترم قارئین! اس مختصر کتاب کے کئی تدوین و ترتیب کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ ناکارہ خلایق چونکہ دوران تحصیل علم سے ہی مسئلہ کی کنہ اور تنگ رسائی کا جویراں رہا ہے اور اپنے اساتذہ کے ہمارہ کی مناظروں میں بھی بحیثیت معاون کے شامل ہوا لیکن ملازمین لاہور میں ایک غیر مقلد الحدیث نے دوران مناظرہ ایک ایسی چیز پیش کی کہ جس سے کوئی بھی صاحب عقل و فرد جو کچھ لکھ لکھ رہا تھا، تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تقلید پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جب تک انسان مسئلے کو نہیں جانتا اس وقت تک وہ اپنے استاد کا مقلد ہے لیکن جب ہی وہ کلمے کی حقیقت سے آشنا ہوا تو تقلید ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ مجتہد یا مجدد بن جاتا ہے اور اپنے استاد کا پابند نہ رہے گا۔ اسی وقت میرے مطالعہ و تہن میں لا تعداد شکالات موجزن ہوئے اور سوچ میں پڑ گیا کہ واقعی جب تک شاگرد زیر تعلیم ہے تو وہ اپنے استاد کے ہر قول و فعل کا پابند و مقلد ہے لیکن تحصیل علم سے فراغت کے بعد شاگرد اپنے استاد کے کسی قول و فعل کا مقلد و پابند نہیں اور نہ ہی انکی عزت و عظمت، احترام و ادب کا پاسدار ہے یعنی استاد و تلمیذ کا رشتہ بھی ختم ہو گیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہوا کہ انسان پیدا ہوتا ہے



کے وقت تک تو ماں باپ کا حاجت مند ہے لیکن منصفہ شہد پر آنے کے بعد والدین سے  
رشتہ منقطع ہو گیا ایسے ہی دولت ایمان سے مالا مال ہونے تک انسان انبیاء و  
مرسلین کا پابند ہے لیکن جیسے ہی وہ مومن و مسلمان ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے وہ لائق ہو گیا اور ان کے کسی قول و فعل کا پابند نہیں رہا اپنی تخلیق تک واللہ اعلم  
کی خالقیت پر قائم رہا لیکن پیدائش کے بعد یہ خدا کی مخلوق رہا اور نہ خدا اس کا خالق  
رہا۔ غرض بالندہ

محرم قادیان۔ دراصل مسلک اہل حدیث کا منہ بٹانے نظر ہے کہ مسلمانوں کو انبیاء و اولیاء  
صحابہ و شہداء اسلام بزرگان دین اور اساتذہ کے ادب و احترام سے برگشتہ کیا  
جائے اور انبیاء و اولیاء و بزرگان دین کی شان میں تنقیص اور دریدہ و منہ عقائد  
اہل حدیث کی بنیاد ہے۔ اسی لئے یہ خیال دامن گیر ہوا کہ سادہ لوح اور بھولے بھالے  
مسلمانوں کو ان مارہائے آستینوں کی ریشہ و انہیوں اور اسلام و باقی اسلام اور  
صی و الیاء و کرام علیہم الرضوان سے متعلق اہل حدیثوں کے عقائد و نظریات سے روٹھا  
کرا جائے۔ ان کے عقائد و خرافات کا پلندہ ہیں یعنی امکان بالکذب و خدا صیوت بول  
سکتا ہے۔ جب تک انسان پیدا نہیں ہوا تھا تو معلوم نہیں ہوتا پہلے انسان کوئی کام  
کرتا ہے اسکے بعد خدا کو حکم ہوتا ہے حضور علیہ السلام بڑے بھائی ہیں حضور علیہ السلام  
کی عزت و توقیر کاؤں کے چوہدری جیسی ہے حضور علیہ السلام کو علم غیب نہیں حضور  
علیہ السلام سے کئی غلطیاں سرزد ہوئیں حضور علیہ السلام حاضر و ناظر نہیں حضور علیہ السلام  
مرکز نبی میں مل گئے حضور علیہ السلام کا روضہ اطہر سب سے بڑا بیت ہے حضور علیہ السلام  
کے خیال آجائے سے ناز و شرف جاتی ہے حضور کی تعریف بشر جیسی کرنا چاہیے بلکہ اس سے بھی کم

یہ نمونے کے طور پر عقائد اہل حدیث کا خاکہ پیش کیا ہے ورنہ فزعی اختلافات کو دیکھا جائے  
تو میلاد النبی منار، گیارہویں شریف منار، قرآن خوانی، فاتحہ دلانا، میلاد النبی کا جلوس  
وغیرہم یہ سب اہل حدیثوں کے نزدیک حرام ہیں۔

اس رسالے میں ان مسائل کو ذکر نہیں کیا گیا کہ جن میں محض فزعی اختلافات ہیں  
بلکہ وہ چیزیں بیان کی گئی ہیں جن پر مسلمانوں کے ایمان کا دار و مدار ہے نیز اس رسالے میں  
بصرے کے ساتھ صرف اہل حدیثوں کے عقائد پیش کئے گئے ہیں انکے جوابات کیلئے میری  
کتاب عقائد نجدیہ کا پوسٹ مارٹم منقریب پیش کر دی جائے گی۔

اہل حدیث جنہیں غف عام میں وہابی کہا جاتا ہے اور دیوبندی دراصل ایک ہی چٹکی کے دو  
پاٹ ہیں انکے عقائد و نظریات ایک ہیں صرف ناموں کا فرق ہے کہ کوئی حنفی کہلا کر دھوکہ دے  
نہیے ہیں اور کوئی اہل حدیث کہہ کر سنیں کو دھوکہ دے رہے ہیں دیوبندیوں کا قرآن قرآن پکارنا  
ہو یا اہل حدیثوں کا حدیث، حدیث کی کثرت لگانا ہو، ان کا قرآن یا حدیث کا پڑھنا خود ان  
کیلئے بھی نفع مند نہیں ہے زبان نبوی ہے کہ لَقَدْ وَنَّ الْقُرْآنَ لَیْلًا وَرَجَبًا جبرہم کردہ قرآن  
پڑھیں گے لیکن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا اس لئے ان کی چوہدری باتوں پر  
اعتماد کرنا خطرناک ہے ان کی سہیریں اور حلو کلامی کو الیسا سمجھا جائے جیسے کہ حلوے میں  
زہر مہلا کر کھلا دیا جائے بظاہر ہٹھاس اور درحقیقت جان کا ستیا ناس  
اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان مارہائے آستین کے تیش بردار نبی سے مامون  
محفوظ فرمائے۔ آمین۔

محمد اعظم ستیبر علیہ الرحمہ و آلہ

یکم دسمبر ۱۹۷۷ء

## تصانیف علامہ سعیدی

- 1- مخزن کلیات قیمت ۲۰۰۔
- 2- کشکول سعیدی حقیقت محمدیہ پر قرآنی آیات کا مجموعہ قیمت ۹۰۰۔
- 3- شرح و ترجمہ زراذی قیمت ۳۰۰۔
- 4- سبب سعیدیہ علی رقبۃ الخدیہ " ۱۰۰۔
- 5- کشف الاسرار ترجمہ زبدۃ الآثار مع متن و زیر کتابت
- 6- ولایت کی تصویر یعنی حالات میاں محمد نصیرؒ زیر طبع
- 7- مخزن اسرار ولایت زیر ترتیب
- 8- آئینہ مکذبین، حضورؐ سے لیکر اب تک جن مکذبین نے نبوت کے دعوے کئے ہیں انکی ترتیب وار حالات زندگی مرتب ہو چکی ہے۔
- 9- عقدہ نجدیہ کا پس منظر مکمل ہو چکی ہے۔
- 10- یامانی فلاسفہ قیمت ۱۰۰۔
- 11- آئینہ مجرب و بن

## انتساب

ناکارہ خلائق اس رسل کے کو اپنے پیغمبر شریعت ربہر شریعت سید العلماء  
سند الفضلاء سراج الاولیاء و اس الزباد، مامی نجدیت، فاتح و ہدایت، غزالی  
زمانہ رازی دوران ضیغ اسلام حجتہ الاسلام المصطفیٰ القیام امام الہمام  
محدث اعظم پاکستان سیدی سندی مرشدی حضرت علامہ الشاہ سید احمد سعید شاہ  
صاحب کاظمی امر و ہوی رااست برکاتہم العالیہ العالیہ الجلیالیہ سابقین شہداء الحدیث  
جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور و بانی مدرسہ انوار العلوم ملت ان شریف کی  
ذات سے محسوب کرتا ہے کہ جنکی نظر عنایت سے فقیر اس لائق ہوا کہ عقائد  
نجدیہ سے عوام اہلسنت کو روشناس کرا سکے۔

پیر یار روشن ترازیدر تفسیر : خیر بصورت خوب سیرت، بے نظیر  
ادب نظر دارد نہایت در مرید : اسم آں احمد سید لاہوری سید احمد سعید

احقر الی اللہ القدیر

سعیدی الہ آبادی

یکم دسمبر ۱۹۶۹ء

مہتمم دارالعلوم سعیدیہ رضویہ کراچی

خطیب مسجد اللہ والی یونین شیا لائن پکا دھونی گھاٹ کراچی ۷۷

## حرف آغاز

الحمد لله الذي لم يزل عالماً حياً قيماً قد يواسمياً بصيراً  
أما بعد

حضرت عثمان غنی خلیفۃ الاسلام الثالث رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نام نہاد مسلمان عبداللہ بن سبا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ الکریم کے زمانے میں ذوالخویرہ حبس نے مقام حرور کو دارالترہید اور اس گروہ سے وابستہ افراد کو اہل توحید کہتے تھے (جو رفتہ رفتہ بعد میں اہلحدیث کے نام سے معروف ہوئے) اور انہوں نے ہی حضرت علیؑ پر کفر و شرک کا فتوہ لگایا اور انہیں کی جماعت کے ایک شخص ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، یہی جماعت اہل توحید حضرت علی و دیگر محبوبان رسول خدا کو مشرک کہتے وقت، ان حکم الا للہ کا نعرہ لگاتے تھے اسی لئے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے مخلص فرماتے تھے۔

انہم افظلوا فی آیات نزلت فی الکفار فلیعلو علی البسوسین یعنی بنی ہاشم اور بنی مہدی یعنی اہل بیت علیہم السلام کے متعلق اتری تعین یہ ان کو مومنین پر حیا کرتے ہیں پھر سنیہ میں انہی میں سے ایک حافظ ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس فتنہ کو بڑا فروغ دیا، یہی ابن تیمیہ وہ شخص ہے اپنا امام تسلیم کرتے ہیں، نے اس فتنہ کو بڑا فروغ دیا، یہی ابن تیمیہ وہ شخص ہے جس نے رسول اکرم ﷺ کے دوسرے اظہر کو ضم کر لینی بڑا بہت کہا اور ستر ہزار فرشتے جو صبح و شام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوشے پر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ ان کو گراہ و گہوار کہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے کہا کہ انہوں نے بچپن میں اسلام قبول

تھا اس لئے ان کا ایمان قابل قبول نہیں و نعوذ باللہ من ذالک، پھر ابن قیم نے اس تحریک کو عروج پر پہنچایا۔

بارہویں صدی میں امام ابو یوسف محمد بن عبدالوہاب نجدی کا فتنہ ظہور پزیر ہوا، اور یہیں سے دہائیوں اہلحدیثوں کی ابتدا ہوتی ہے، یہی وہ شخص ہے جس نے معلق نبی آخر الزماں عالم ماکات و مایکون نے فرمایا تھا۔

وہا یطلع قرن الشیطان - یعنی نجد سے شیطان کی پارتی نکلے گی اور یہی محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ ہر مقام عینیہ نجد میں پیدا ہوا، اس کے عقائد باطلہ و جہ سے مسلمانوں میں سخت اضطراب و بیجاں پیدا ہو گیا خود اس کے والد جو شہر عیینہ کے قاضی تھے انہوں نے اس کو گھر سے نکال دیا تو یہ سیدہ امکہ اور مدینہ پہنچا، وہاں اس کے عقائد باطلہ کی وجہ سے مدینہ میں بچل بچ گئی تو یہ نجدی مدینہ سے بھاگ کر بصرہ آگیا اور شیخ محمد عبوشی کو و غلا نے کی بڑی کوشش کی مگر ناکام رہا تو اس نے مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے داغنے شروع کر دیے اور وہاں بھی فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھی چنانچہ ذیل فوار کر کے اسے بصرہ سے بھی نکال دیا، پھر اس نے ملک شام کا قصد کیا لیکن وہاں شامیوں کے جوتے جب سنان بنکر برہنہ سر پہ پڑے تو بھاگ کر حریلا میں اپنے باپ کے پاس آگیا لیکن شقاوت قلبی نے اسے وہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا اور نام نہاد توحید کی آڑ میں فتوے بازی شروع کر دی جس کی پاداش میں اس کے باپ کو عہدہ قضاۃ سے معزول کر دیا گیا۔ اور اس نجدی کی شرانگیزیوں کی وجہ سے عوام و خواص میں غیظ و غضب کی برودہ لگتی تھی کہ اس کے والد اور بھائی سلیمان نے بھی اس سے نفرت



## حرفِ آغاز

الحمد لله الذی لم یزل عالماً حیاً قیوماً قد یواسمنا بصیراً  
آما لبعث

حضرت عثمان غنی خلیفۃ الراشد الثالث رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نام نہاد مسلمان عبداللہ ابن سبا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ذوالخویرہ حسین نے مقام حرور کو دارالتوحید اور اس گروہ سے وابستہ افراد کو اہل توحید کہتے تھے (جو رفتہ رفتہ بعد میں اہلحدیث کے نام سے معروف ہوئے) اور انہوں نے ہی حضرت علی پر کفر و شرک کا فتویٰ لگایا اور انہیں کی جماعت کے ایک شخص ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، یہی جماعت اہل توحید حضرت علی و دیگر محبوبان رسول خدا کو مشرک کہتے وقت ان الحکم الا للہ کا نعرہ لگاتے تھے اسی لئے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے تعلق فرماتے تھے۔

انہم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکتاب فاجعلوها علی المومنین یعنی یہی تھے یعنی وہ آیات جو کہ کفار کے متعلق اتری تھیں یہ ان کو مومنین پر چسپاں کرتے ہیں۔ پھر سنیہ میں ابھی میں سے ایک حافظ ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس فتنہ کو بڑا فروغ دیا، یہی ابن تیمیہ وہ شخص ہے جس نے رسول اکرم ﷺ کو فتنہ اظہر کو فتنہ کہہ کر لکھی بڑا بہت کہا اور ستر ہزار فرشتے جو صبح و شام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضے پر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ ان کو گمراہ و گمراہ کہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے کہا کہ انہوں نے یحییٰ میں اسلام قبول

تھا اس لئے ان کا ایمان قابل قبول نہیں، نعوذ باللہ من ذالک، پھر ابن تیمیہ اس تحریک کو عروج پر پہنچایا۔

بارہویں صدی میں امام ابو ہریرہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا فتنہ ظہور پزیر ہوا، اور یہیں سے دہائیوں اہلحدیثوں کی ابتدا ہوتی ہے، یہی وہ شخص ہے جسکے متعلق نبی آخر الزماں عالم ماکان و مایکون نے فرمایا تھا۔

یصلح قہرۃ الشیطان - یعنی نجد سے شیطان کی پادری نکالے گی اور یہی محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ بمقام عیینہ نجد میں پیدا ہوا، اس کے عقائد یا طالعہ وجہ سے مسلمانوں میں سخت اضطراب و مہجانب پیدا ہو گیا خود اس کے والد جو شہر عیینہ کے قاضی تھے انہوں نے اس کو گھر سے نکال دیا تو یہ سیدھا مکہ اور مدینہ پہنچا، وہاں اس کے عقائد یا طالعہ کی وجہ سے مدینہ میں پھیل پھیل گئی تو یہ نجدی مدینہ سے بھاگ کر بصرہ آگیا اور شیخ محمد عبود کو ورغلائے کی بڑی کوشش کی مگر ناکام رہا تو اس نے مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے داغنے شروع کر دیئے اور یہاں بھی فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھی چنانچہ ذلیل و خوار کر کے اسے بصرہ سے بھی نکال دیا گیا، پھر اس نے ملک شام کا قصد کیا لیکن زبان شامیوں کے جوتے جب سنان بکر برہنہ سر پہ پڑے تو بھاگ کر حیرا میں اپنے باپ کے پاس آگیا لیکن شفا و قیامی نے اسے وہاں بھی جین سے روک دیا اور نام نہاد توحید کی آڑ میں فتوے بازی شروع کر دی جس کی یاد اس میں اس کے باپ کو عمدہ قضاۃ سے معذول کر دیا گیا اور اس نجدی کی شرانگیزیوں کی وجہ سے عوام و خواص میں غیظ و غضب کی ہر دو گئی حتیٰ کہ اس کے والد اور بھائی سلیمان نے بھی اس سے نفرت

دیراری کا اعلان کر دیا، بلکہ اس کے بھائی سلیمان نے تو اس دہائی نجدی کے بارے میں کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان کہ نجد سے شیطان کی پادائی بھگنے گی وہ میرا بھائی محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔

الجبھاسیہ پاؤں یا رکاز کھنڈہ دراز میں  
خود تاپ اپنے دام میں صیاد آگیا

شیخ نجدی نے بعد ازاں عینہ کے امیر عثمان بن احمد بن معمر تک رسائی حاصل کی اور اس کو ہم خیال بنانے کے بعد سب سے پہلے اس نجدی نے چھ سو مسلح افراد کے ہمراہ جبیلہ کے مقام پر حضرت امیر المؤمنین عمر فاروقؓ کے بھائی حضرت تیزدین الخطابیؓ کے روضہ اقدس کو گرایا، اس مضموم حرکت کی خبر حبيب دائی احسام سلیمان بن محمد کو پہنچی تو اس نے دائی عینہ کو خوب سرزنش کی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے قتل کی راز ننگ دی جس پر اللہ تعالیٰ نے نجدی بعد حضرت یاس بھاگ کر تعاقب کرنے والوں کو حکم دیا کہ ابن سعود کے علاقے درعیہ کی حدود میں جا پہنچا اور محمد بن سعود علم عربی کے ہاں قیام کیا، سلیم ہربی نے ابن سعود کی بیوی سے راہ و رسم بنا کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ابن سعود سے اس کی بیوی کے طفیل ملوایا، پس پھر کیا تھا، دعوت توحید و تبلیغ کے نام پر تمام دنیا کے مسلمانوں پر باقاعہ کفر و شرک کے فتوے صادر کر کے علم ہر بلاد کر دیا، اولین درعیہ کے مسلمان پھر ابن سعود کے ماتحت علاقے کے مستحق مسلمان اس کے نام اُٹھا و جہاد اور وردنگی کا نشانہ بنے، اس بے دردی کے ساتھ ان کا قتل عام کیا گیا اور اس شدت سے لوٹ مار کا بازار گرم کیا گیا کہ

تاریخ کی برہنیت اور تکیہ یوں کی خون پاشی بھی اس کے روبرو وسیع بخئی و رعب سے ٹٹنے کے بعد اپنے قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہو گیا اور رفتہ رفتہ تمام ممالک نجد و حجاز میں بھی یہی خون کی ہوئی کھیل گئی، بغض کے لئے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید شش اور عبدالعزیز بن باز کی کتاب ریخ محمد بن عبدالوہاب ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ دیکھئے۔

کئے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی  
جہاں میں آگ لگا تی تھیرے گی بولہبسی

۱۲۹۵ھ میں ابن سعود والی درعیہ پورے اکیس سال بے گناہ مسلمانوں کے خون سے ہوئی کھیل کر وفات پا گیا تو اس کا بیٹا عبدالعزیز اس کا جانشین ہوا، اس نے تو مسلمانوں کے قتل و غارت میں اپنے قاتل باپ سے بھی بڑھ چڑھ کر شدید کاروائیاں کیں یہاں تک کہ ۱۲۹۶ھ میں بائیس سال کی عمر میں شیخ نجدی بے شمار بے گناہ مسلمانوں کا خون اپنی گردن پر لاکر آجہانی ہو گیا پھر اس کے بیٹوں پوتوں شاگردوں اور مردوگروں نے سلسلہ قتل و غارت کو زور شور سے جاری رکھا اس کے سرکردہ بیٹوں میں عبداللہ بن محمد حسین بن محمد علی بن محمد ابراہیم بن محمد اور پوتوں میں عبدالرحمن بن حسن، علی بن حسین اور سلیمان بن عبداللہ کے نام قابل ذکر ہیں (ملاحظہ ہو رسالہ الشیخ محمد عبدالوہاب ص ۱۲۲) اور ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک (ص ۱۱۱) رنکت ہے نزاکت ہے لطافت ہے مگر حیرت۔

رک بولے وفا یہ گل رننا نہیں رکھتے

امیر عبدالعزیز نے ترمذ میں جی پریشاد کی اور مکہ مکرمہ پر قابض ہو گیا،



حرم حرم اور کعبۃ اللہ کی بے حرمتی کی، خلافت کعبہ آثارِ پیغمبر دیا اور باشندہ ن مد  
چٹکے ملکیتوں کو خدائے مامون قرار دیا لیکن نجدیوں دیا بیوں کی دست برد سے  
وہ بھی محفوظ نہ رہ سکے، علماء کرام اور سادات و اہلبیت رسول کو جین چین کہ تہ تیغ  
کیا گیا اور ان کے لڑکوں کو غلام بنالیا گیا اور ان کی عفت مآب پردہ نشین خواہن  
کو لونڈیاں قرار دیکر ان کی جرم عصمت وری کی اور لوٹ مار کا استیازا کر گم کیا  
کہ خلافت کعبہ تک آثار کمال غنیمت میں شامل کر لیا گیا۔

۱۲۱۸ھ میں جب امیر عبدالعزیز بن محمد بن سعود کو درعیہ میں ایک  
ایرانی نے داخل جہنم کیا تو اس کا بیٹا سعود بن عبدالعزیز اس کا جانشین ہوا۔  
اُس نے تو اپنے باپ دا دا سے بھی زیادہ شدید مسلمانوں کے خلاف آتش جنگ  
کو بھڑکایا اور اندھا دھند باپ کے قتل پر انتقامی کارروائیاں کیں اس کے ساتھ  
ہی مزارات مقدسہ پر پے در پے کدالیں چلا کر صحابہ کرام و شہداء کرام کی مزارات  
کو مہدم کر دیا حتیٰ کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی مزار کو  
بھی ڈبا دیا گیا اور اس کے علاوہ جذبت البقیع کے تمام مزارات صحابہ و اہلبیت و  
ارواح مطہرات رسول اللہ کو بھی مسمار کر دیا گیا

”لعن اللہ علیٰ افعال الوہابیہ“

کچھ دن ستم بھی ہے کچھ انداز وفا بھی  
کھلتا ہے حال اُنجی طبیعت کا ذرا بھی

۱۲۱۸ھ میں مدینہ المنورہ پر یلغار کر کے قبضہ کیا اور لوٹ مار کی عام اجازت  
دے دی، وہاں بیوں نے شہر مدینہ میں لوٹ مار اور قتل و غارت کے بے رحم سول

کو بھی خوب دونوں ہاتھ سے لٹا، مسجد نبوی میں کچھ ہوئے قالین جھاڑ فالوں

تک اٹھا کر لے گئے اور حضور اکرم رحمۃ اللعین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے روضہ اقدس سے خلافت آثارِ مکران کو مال غنیمت میں شامل کر لیا نیز عاتقا  
رسول کے چپس کے ہوئے ہزاروں سے بچ شہر خزانوں کو بھی لوٹ لیا اور اس  
بیش قیمت مال و مانت مال و دولت کو دہائی اپنے دارالسلطنت درعیہ  
ونجڑے لے گئے اس کے بعد وہاں بیوں نجدیوں کے حوصلے اتنے بلند ہوئے کہ انکی فوجیں  
یلغار کرتی ہوئی عراق و شام کی حدود میں داخل ہو گئیں کہ بلا معنی پر حملہ کر کے مزارات  
شہداء کو تاخت و تاراج کیا ر ملاحظہ ہو ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ضلع  
۱۲۲۶ھ میں ترکی اور مغربی افواج وہاں کی سرکوبی کے لئے میدان میں کود پڑے  
خدیو مصر محمد علی پاشا کے حکم سے اس کا بیٹا طوسون پاشا مدینہ کے محاذ پر اسلامی  
لشکر لیکر پہنچا اور وہاں بیہ کی افواج پر کاری متواتر فرماتے رہے اور انہیں پے در پے  
شکستیں دیکر مدینہ منورہ، مکہ مد اور جدرہ سے نکال کر دم لیا اور مسلسل تین چار  
ہزاروں کے بعد خدیو مصر نے بنفس نفیس وہاں کے دارالسلطنت درعیہ کا  
محاصرہ کر لیا انجی ۱۲۳۳ھ میں عبداللہ بن سعود نے ہتھیار ڈال دیے اور عبداللہ  
بن سعود کو گرفتار کر کے بحیثیت باغی سزا موت دے دی گئی اور دوسری طرف علاقہ  
نجد میں وہاں بیہ کی کچی فوجوں کو خدیو مصر محمد علی پاشا کے صاحبزادے ابراہیم  
پاشا نے کچل کر تباہ کر دیا۔

۱۹۱۲ء میں پہلی جنگ عظیم کے دوران روس، فرانس اور برطانیہ کی متحدہ  
طاقتوں نے جب ترکی کو شکست دیکر اس کے کچلے کچلے کر دینے تو وہاں بیوں نے

نیدان خانی دیکھ کر اچھی دینہ دو انیاں دوبارہ شروع کر دیں یا آخر عبدالعزیز بن عبدالرحمان نے انگریزوں کی حمایت و امداد کے بل بوتے پر ۱۹۲۵ء کا فخر ملے۔  
تحتا پر پھر پور حملہ کر دیا اور انجام کار خجندی وانی حرمین شریفین مکہ مکرمہ  
مدینہ منورہ اور کاسے حجاز مقدس پر حملہ ہوا۔ یہیں دوبارہ قابض ہو گئے  
ملکہ اور مدینہ کے قبرستان جنت البقیع کے مقابر و آثار اور مساجد  
کو تہدم کر دیا گیا۔ مکہ شریف کے آثار مقدسہ مولانا نبی، مولانا فاطمہ، مزار حضرت  
عزیزہ الکبریٰ، البیت و دیگر اصحاب کبار اور شہداء و اولیاء کے مزارات مقدسہ کی  
سخت توہین کی گئی امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی اور سید الشہداء حضرت امیر خیر  
رضی اللہ عنہما کے مزارات کو بھی پامال کر دیا گیا نیز مسجد البقیع، مسجد بلال، مسجد  
مسجد حین اور مسجد کوثر کو مسمار کر دیا گیا، یہاں تک کہ روضہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
کو بھی مسمار کرنے کا ناپاک ارادہ کر لیا گیا۔ مگر بعض موافق پیش آئے کہ وہ اپنے غلط  
ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے دلا حظ ہو ماہنامہ رمضان لاہور ماہ جولائی ۱۹۶۳ء

پردان جڑ پایا اور سکھوں سے جہاد کا بہانہ بنا کر سرحد کے غیور مسیحی مسلمانوں کو اپنے فتنہ کا نشانہ بنایا، مظالم و قتال میں ان ہردن ماںہاد شہیدوں نے اپنے آجہاں کی سرشت میں دین عبد الوہاب نجدی کو بھی پیچھے چھوڑا، نام نہاد توحید کی آڑ میں مسلمانوں کو کافر و مشرک ٹھہرا دیا، تحریروں سے رشتہ و نااط جوڑ کر لوٹ کھسوٹ اور قتال کے ذریعہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کا بے دریغ خون ناحق بہایا یاد رہے کہ سید احمد رائے بریلی اور اس مہل قاتیل مسلمانوں سے روٹنے کو جہاد قرار دیتے تھے اور جب انگریزوں کے خلاف مسلمانوں نے متفقہ جہاد کا اعلان کیا تو ان لوگوں نے قادیانوں نے نقش قدم پر چلیے ہوئے انگریزوں کے خلاف جہاد کو ممنوع بلکہ منسوخ قرار دے دیا۔ چنانچہ محمد جعفر نقاشی میمنہ جی جو اس تحریک کا سرگرم رکن تھا لکھتا ہے کہ سید صاحب کامر کا انگریزی سے جہاد کرنے کا بیڑا دادہ نہیں تھا وہ وہ اس آزاد عملداری (انگریز حکومت) کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سیاست صاحب کے خلاف ہوتی تو منہ و سنا سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی (تواریخ عجیبہ 149)



۱۰  
کی عانت سے غمزدہ چٹانوں کی عفت ماب بینوں کو جبراً اٹھا کر لے جانے لگے، چنانچہ مولوی  
عبید اللہ سندھی جو تحریک ریشمی رومال کے سرکاری حیثیت سے معروف ہیں اور یہ سب ایک  
بہی دیاگ کے پیچھے کڑھے ہیں لکھتے ہیں کہ جب یہ لوگ دویا بی مستقل طور پر افغانی علاقوں  
میں رجنے لگے تو انکی شادی بیاہ افغانوں کے ساتھ ہونے لگی مگر غزالی یہ ہونی کہ امیر  
شہید کے دشمنائے خلافت کی اشاعت کرنے والے ہندوستانی اپنی حاکمانہ قوت  
دکھا کر یہ جبر افغان لڑکیوں سے نکاح کرنے لگے بحوالہ شاہ ولی اللہ اور اس کی سیاسی  
تحریک ص ۱۰۱ یہ ہے دہائیوں کی توحید کا پھوڑا اور انکا دین و ایمان کہ انھوں نے نکاح  
کے لئے نہ رضامندی اور گواہ نہ اسباب و قبول بلکہ جبر اٹھایا اور اعلان کر دیا کہ ہم  
نے اس روکی کو اپنی زوجیت میں لے لیا ہے۔ لا حول ولا قوت۔

ناظرین خود اندازہ کریں کہ ایسے واقعات کو معاذ اللہ کیا نکاح کہا جائے گا، نہیں  
بالکل نہیں اور پھر ایسے میل جول سے جو دویا بی پیدا ہوں وہ کیوں نہ شریعت کی پامانی  
کریں وہ گستاخ رسول و گستاخ صحابہ کیوں نہ بنیں اور اولیاء کی شان میں کیوں  
نہ دریدہ دہن کریں، انہی چٹوں پٹوں میں ایک متعصب دویا بی مزا حیرت کی گواہی بھی پڑھ  
لیں، لکھتے ہیں کہ ”مگر انکی سختیاں حد سے زیادہ بڑھ گئیں اور بعض اوقات ہندو  
خواتین کو بمبار کر دیتے تھے کہ ان سے نکاح کر لیں، اکثر بیواہیں جو بعض حالات میں  
نکاح ثانی کرنا پسند نہ کرتیں زبردستی مسجد میں لیا کر نکاح پڑھا جاتا ”بحوالہ حیات  
طیبہ ص ۳۰۳ یہ ہے دویا بی اسلام کا نمونہ کہ بیواؤں کو زبردستی مسجد میں لیا کر  
گواہ نہ اسباب و قبول نکاح پڑھوا دیا، اگر یہ کہا جائے کہ دراصل ان دہائیوں  
شریطانی ہوں کا غلبہ تھا اور توحید کی آڑ میں یہ شیطانی فرکار کھیلتے تھے تو بے جا

نہیں تھا۔

۱۱  
سید احمد اور اسماعیل شہید اور ان کے خونخوار دزدوں کے مظالم جب حد سے تجاوز کر گئے  
اور اصلاح احوال کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تو غیور سنی چٹانوں نے ان نام نہاں  
مجاہدین اور خونخوار موٹریں اور مظالم دہائیوں کے منحوس غلبہ و تسلط ختم حاصل کرنے  
کی خاطر ایک پھر پھر مدافعتہ تدبیر کی جس کے نتیجے میں سید احمد اور اسماعیل شہید دہلوی  
علیہ ماعلیہ کی حکومت دہائیہ کا مرحلہ خاتمہ ہو گیا اور تمام دہائیوں کو دراصل ناکر دیا  
گیا جس پر مولوی عبید اللہ سندھی مگر مچھ کے آنسو بہاتے ہوئے لکھتا ہے۔ چنانچہ  
ایک عین رات میر امیر شہید (سید احمد) کے تمام مقرر کردہ اہل خاصہ حکام و عہدیدار  
قتل کر دیے گئے اور دہائی حکومت کا خاتمہ ہو گیا امیر شہید اس واقعہ سے کہ کافی ہمتی  
حاکم سپاہی فوج ساری جماعت قتل کر دی گئی تھی بہت متاثر ہوئے۔ (بحوالہ  
ولی اللہ اور اس کی سیاسی تحریک ص ۱۰۳)

دہائیوں کی جنگ آزادی سے  
قطع تعلقی اور انگریز کی حمایت  
۱۲  
نہیں لیا بلکہ ان کے مسلمانوں کے خلاف دہشتہ دہائیوں میں مصروف رہے اور کوئی  
دھکی دھکی بات نہیں چنانچہ دہائی مسعود عالم ندوی کا بیان ہے کہ ہم ایک دینی عینی  
دہائی نظام سے وابستہ ہونے کی وجہ سے شمشادہ کی قومی لڑائی میں غیر جانبدار رہے  
بلکہ ہم کسی بہتر راستے کی تلاش میں تھے کہ کسی طرح دھم دل مرکا کے ساتھ بلوائیوں کی  
صلح ہو جائے اس عبارت سے عیاں ہوتا ہے کہ دہائی انگریزوں کی چھجری گری اور  
مسلمان مجاہدین کو بلوائی کہہ کر نمک حلائی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ سید احمد خان



کا بیان ہے کہ "انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں خود اس فرقے کے لئے جو بانی کھلاتا ہے ایک محنت ہے اور ہندوستان ان کے لئے دارالامن ہے اور یہی سربراہانِ مذہب علی گڑھ میں جن کو دفاداری کے باعث انگریزوں نے تختہ سرکار خطاب دیا۔ فرماتے ہیں اب تو کیا مسئلہ ہے کہ ہندو مسلمانوں میں بھی وہابیوں نے گورنمنٹ پر جہاد نہیں کیا۔ (بحوالہ مقالات سرسید حصہ ہفتم ص ۱۲۱) یاد رہے کہ سرسید احمد خان کٹر وہابی غیر مقلد تھا تفصیل کے لئے کتاب حیات جاوید ص ۱۵۸ مصنفہ مولانا الطاف حسین حالی) مولانا شبلی ندوی جو کہ وہابیوں کے پیشوا اور مدۃ العلماء کے بانی اور دارالعلوم ندوہ یونیورسٹی کے مہتمم "یاد رہے کہ مسئلہ ہم میں یونیورسٹی کے گورنر نے جو کہ انگریز تھا اس دارالعلوم کا سنگ بنیاد رکھا اور گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے پانچ سو ہزار ملٹی شروع ہوئی" اور حکومت برطانیہ کے خطاب یافتہ شمس العلماء انگریزوں کو اپنی وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ مسئلہ ہم میں نے مابا ہند سالہ الندوہ میں ایک مستقل مضمون کے ذریعے یہ ثابت کیا کہ مسلمانوں پر انگریزی حکومت کی اطاعت وفاداری مذہباً فرض ہے (بحوالہ شبلی ص ۱۳۵) یاد رہے کہ شبلی نعمانی وہابی غیر مقلد تھا جس کے لئے آپ مولوی اشرف علی تھانوی کی افاضات یومیہ ص ۲۰۶ اور دیوبندی مفتی کفایت اللہ کافتویٰ بنام تحفہ ہندیہ اور تواریخ مجددین حزب وہابیہ ص ۲۳۳ ملاحظہ فرمائیں۔

وہابی الہدیت کیسے بنے تواریخ عجیب میں ہے کہ غیر مقلدین وہابیوں کے بڑے پیشوا مولوی محمد حسین ٹٹالوی نے گروہ غیر مقلدین (وہابیوں) کے لئے اہل حدیث مستقل نام تجویز کیا اور انہوں نے باقاعدہ حکومت برطانیہ کی دفاداری کا

کا اعلان کرتے ہوئے سرکاری تحریرات میں وہابی کے بجائے الہدیت لکھے جانے کے احکامات جاری کرائے (ثبوت کے لئے دیکھئے تواریخ عجیب ص ۲۲۵) مقالات سرسید جلد ۱ ص ۲۱۱ معزز قارئین اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ الہدیت فرقہ کب کہاں اور کیسے معرض وجود میں آیا اب اگر آپ کے سامنے یہ گرگ نما وہابی اپنی الہدیت کو قدیم یا پرانا کہیں تو آپ تواریخ عجیب کا ص ۱۳۱ اور ص ۱۳۵ دیکھیں کہ جناب مہاراد عقیدہ اور تہذیبی جماعت الہدیت تو سال ۱۹۱۹ء کی پیدائش ہے اور تواریخ عجیب و مقالات سرسید کے مصنف بھی وہابی الہدیت ہی ہیں تیز متصعب وہابی مسعود عالم کا بیان ہے کہ ہر دور سے آمین کہنے والے پر وہابی کا تشبہ کیا گیا تو ہندوستان کی جماعت الہدیت موجودہ شکل میں نمایاں ہوئی اور سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا (دیکھئے ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۱۳۵) ہاتھ اہل حدیث کی حقیقت طلعت ازیم ہو گئی کہ یہ جماعت الہدیت ایک لفظ ہے اور وہ بھی نوآئید ہے نیز وہابی جماعت الہدیت نے سال ۱۹۱۹ء کے آخر میں ایک کتاب "الاقتصاد فی مساجد" لکھ کر جہاد کو منسوخ قرار دینے کی شرماک کوشش کی یعنی دنیاوی مفاد کی خاطر قرآن و حدیث میں تحریف کرتے سے بھی دریغ نہیں کیا ہے یوں ترجمہ نگاروں سے مجھے قتل بھی کرنا پھر صاف مکرنا کہ میں اس سے بری ہوں غیر مقلد الہدیت مولوی نذیر حسین دہلوی کا لگے یا کتوں آنجل انارکو بتا دوں کہ یہ وہ صاحب ہیں کہ جنہوں نے غدر کے زمانے میں انگریزوں کو گھر میں پناہ دی اور ایک انگریز مہم صاحبہ سرزنسینس جوزخمی ہو گئی تھیں یہ مولوی صاحب

رات کو اٹھ کر اپنے گھر لے گئے اور چھ ماہ تک اپنے گھر میں چپاٹے رکھ جس کے بدلے  
مرکار انگلشیر کی جانب سے مولوی صاحب کو حیاتی دنیاوی بڑا فائدہ حاصل ہوا  
اور ایک ہزار تین سو روپیہ اور سرائے شیکش میں تفصیل کے دیکھتے الحیات بعد الممات<sup>۱۲</sup>  
یہ میں گندم نما جو فروشن مولوی دنیاوی فائدہ تو معلوم ہو گیا لیکن جہانی فائدے کا  
پتہ نہیں چل سکا۔ الخرض ان اچھڑیوں کی ملک و ملت سے خدائی مسلمانوں سے  
وہی اور انگریزوں کی طرف داری کے لئے مزید کسی ثبوت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے الخوش  
دباہوں کے ایک اور بڑے پیشوا نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی انگریزی مٹھ فرامیں  
یہ ایک الگ پہلو ہے کہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی درلودہ گری سے نواب کیسے بنے  
اور دولت انگلشیر کی مدح سرا میں چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اور خطاب معتبر لہری  
سے کس طرح سرفراز کئے گئے اس کے لئے کتاب ترجمان دباہیہ ص ۵۷۷ کا مطالعہ کیجئے  
تو حقیقت اظہار بن الشنس ہو جائے گی اور اس مقام پر صرف یہ عرض مقصود ہے کہ  
دین پر دنیا کو ترجیح دینے والے اچھڑیوں کے پیشوا مولانا نواب صدیق حسن خان  
بھوپالی نے بھی انگریزوں کے خلاف جہاد کو ممتنع اور ناجائز قرار دینے کیلئے  
قرآن و حدیث میں کس طرح تخریق کی، نواب موصوف اپنی زبان نجس ترجمان سے  
خوب بیان کرتے ہیں کہ زمانہ غدر میں جو لوگ مرکار انگریزی سے لڑے اور غید شکی  
کا ذہ جہاد نہ تھا فساد تھا ہم نے اپنی کتاب ہدایتہ المسائل میں اولاً اور کتاب ہض  
خطیب میں ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا غید شکی کا اور جائز نہ ہونا جہاد کا مندوتان  
میں کتاب بخارہ العالیہ میں ثالثاً جس کا حاصل یہ ہے کہ بغاوت جو ہندوستان میں  
ہو مانہ غدر ہوئی اس کا نام جہاد رکھنا ان لوگوں کا کام ہے جو اصل دین اسلام

سے واقف نہیں ہیں (ملفوظات ترجمان دباہیہ ص ۵۷۷)

قارئین آپ نے خوب اندازہ لگایا ہوگا کہ نواب بھوپالی بھی اپنے ہم پالہ  
دیگر اچھڑیوں کی طرح تحریک آزادی کو فساد، غدر اور بغاوت قرار دیکر ملک و ملت  
کی آزادی کی خاطر لڑنے والے حقیقی مسلمان مجاہدین کو اسلام سے بے خبر ٹھہرا  
رہے ہیں اور خود قرآن و حدیث میں تحریک کا ارتکاب کر کے جہاد کو ناجائز ٹھہرانے  
کی مذہب کو شمش کے باوجود بھی اپنے آپ کو دین کا ٹھیکہ دار بتا رہے ہیں۔

اخلاق لطیف الحیام فافعل ما شئت - اگرچہ اچھڑیت دباہیوں کے مذہبی  
اور سیاسی کردار اور انکے شرمناک کتوت کے ثبوت کے لئے مندرجہ ورس کتاب  
حوالہ جات ناکافی ہیں لیکن رسالہ کی طوالت کو مدنظر رکھتے ہوئے اکتفا کرتا ہوں  
اور مزید حوالہ جات انشاء اللہ فقیر کی تصنیف عقائد نجدیہ کا پوسٹ مارٹم میں آپ  
ملاحظہ فرمائیں گے جو کہ جلد ہی بدیر ناظرین کر دی جائے گی۔

دباہیوں میں شرم کا کچھ بھی اثر نہیں

ہے اعتراض غیروں پر اپنی خیر نہیں

**تحقیق مزید** محرم قارئین ہو سکتا ہے کہ اچھڑیت آپ کے سامنے حرکت کی طرح  
رنگ بدلیں اور دھوکہ دینے کی کوشش کریں کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی سید احمد  
رائے بریلی یا اسماعیل دہلوی اچھڑیت نہیں تھے تو مزید ان اچھڑیوں کی زبانی اور  
انہیں کی کتابوں سے حوالہ جات عرض کر دوں تاکہ اچھڑیت پر اسٹنچر مجبور ہو جائیں کہ  
یہ تین خبیث بغال حیرانچریت ہی تھے چنانچہ نجدی کے بارے میں اچھڑیوں کے  
فسر و خف اور مفتی عبدالستار دہلوی اپنے فتاویٰ مستاریہ جلد سوم ص ۵۷۷ پر



عقائد احناف، اجماعیت میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابتدائے دور فرقت  
تک اہل ماتریدی، دوسرا اشعری، ماتریدی کے پیروکار شافعی، مالکی اور حنبلی  
تھے پھر اشعری دو حصوں میں بٹ گئے ایک اشعری قدیم اور دوسرا اشعری جدید  
اشعری قدیم کے عقیدہ کو تمام ارباب مذاہب سوا احناف ماتریدی نے حرز حیان  
بنایا اور دوسرا اشعری جدید اس عقیدے کے حامل امام ابن تیمیہ اور ابن قیم  
ابن قیم اور متاخرین سے محمد بن عبد الوہاب اور اہل نجد ہوئے، ناظرین کو یہ تو  
معلوم ہو گیا کہ اشعری جدید کے پیروکار ابن تیمیہ اور ابن قیم اور محمد بن عبد الوہاب  
نجدی ہیں، اب غور سے پڑھئے آگے فرماتے ہیں، اور شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی  
علم بردار اشعری جدید کو طریقتی محدثین کے تجرید کی بناء پر عموم نے جابل کے لقب  
سے مشہور کرنے کی سعی تبلیغ کی اور سہارے علماء اشعری قدیم کے دلدادہ محدثین  
رحمہم اللہ کے عقائد سے دور شیخ محمد بن عبد الوہاب میں تو حید کا نقص نکالنے لگے  
اس عبادت سے شیخ نجدی کا اشعری جدید کا علم بردار سونا طشت ازیام ہو گیا اور طرہ  
یہ کہ اس عبادت میں یہ رونا بھی رہا گیا ہے اشعری قدیم کو چھوڑ کر علماء شیخ نجدی  
میں تو حید کا نقص نکالنے میں۔ اب آئیے کہ الحمد للہ مفتی و مفسر کی سند لکھتے  
ہیں، اللہ اللہ ہماری علماء حینکے عقائد اشعری قدیم ہوں اور ارباب صحاح کے  
مجموعہ محمد بن عبد الوہاب شیخ نجدی، وہ جماعت اہل حدیث سے خارج کے قابل  
سوانا للہ وانا الیہ راجعون۔ یعنی جماعت اہل حدیث سے خارج کے قابل نہیں  
بلکہ وہ تو اہل حدیث ہی ہے، فتاویٰ مستند یہ ص ۲۵، ۲۶ دو دھ کا دودھ پانی کا  
پانی ہو گیا کہ محمد عبد الوہاب نجدی اہل حدیث تھا۔ ظلم بالائے ظلم یہ کہ اس

اس شیخ نجدی کو ارباب صحاح یعنی امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی وغیرہم  
کا ہمسر و معاصر بتایا گیا ہے۔ کہ حول ولا قیلا بک اللہ  
اسی طرح شیخ نجدی کے شاگرد سید احمد رائے بریلی اور اس کے بادر  
خواجہ و مہنوا اسماعیل دہلوی بھی اہل حدیث تھے، آمین بالجہ یعنی نماز میں زور  
سے آمین کہتے اور رفع یدین رکوع کے بعد ہاتھ اٹھاتے تھے مولوی عبید اللہ  
سندھی جو خود وہابی تھا لکھتا ہے کہ امیر شہید یعنی سید احمد رائے بریلی نے مولانا  
اسماعیل سے دریافت کیا کہ مولانا آپ رفع یدین کیوں کرتے ہیں تو مولانا اسماعیل نے کہا کہ  
رفضائے الہی حاصل کرنے کے لئے، امیر شہید نے کہا کہ مولانا اب رفضائے الہی حاصل  
کرنے کے لئے رفع یدین چھوڑ دیجئے۔ ملاحظہ ہو شاہ ولی اللہ اور اس کی سیاحت  
تحریر ص ۱۰ معلوم ہوا کہ اسماعیل دہلوی اور اس کا سرخند سید احمد اہل حدیث تھے  
تب تو رفع یدین کرتے تھے حالانکہ سید احمد نے اسماعیل دہلوی کو سمجھا کر بھیج دیا  
کہ مرہ کے پٹھان سب کے سب اہل سنت حنفی ہیں وہاں رفع یدین اور آمین بالجہ  
کہنا و نہ سہارا سارا اسماعیل بگڑ جائیگا، ناظرین نے الجہر شیوں کا ایمان بھی دیکھ لیا کہ  
دنیاوی فوائد کے لئے اسماعیل دہلوی سے رفع یدین ترک کروادیا، اگر عقائد اہل حدیث  
برحق ہیں تو اسماعیل نے رفع یدین کیوں چھوڑا یہاں سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ  
سب دین فروش مولوی ہیں نیز مسعود عالم ندوی وہابی لکھتا ہے کہ جماعت  
اہل حدیث کے علاوہ بھی سمجھانوں کی ایک بڑی تعداد دیوبندی اور تبلیغی  
سید صاحب اور مولانا شہید اسماعیل کے مشرب و مسلک کو عین اسلام تصور کرتی ہے  
ملاحظہ ہو ہندوستان کی پہلی تحریک اسلامی ص ۳۳ سید احمد رائے بریلی



اور اسمعیل و ہلوی کا اصل و بابی اہل بیت ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے ان کے عقائد و نظریات اور مذہبی و سیاسی کہدائیکہ تو تون پر نظر عمیق سے دیکھا جائے تو یہ تمام ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ثابت ہوتے ہیں ۔

کبھی فرصت میں سننا پڑی ہے داستان انہی

معزز قارئین = یہاں تک تو آپ نے اہل حدیثوں کے معرض وجود میں آنے کے خود خیال کا نظارہ کیا اب انہی مذہبی کلا یاں دیکھیں اور حسب منشا تحفے مخالفت پارساں کریں۔

بیت کا فردا پردے سے باہر آنے والا ہے۔

قبلہ رخ پاؤں کر کے اُنت مسلک کا اجماع اور فرمان نبوی کے مطابق قبلہ رخ ہونا جائز ہے کی طرف پاؤں کر کے سونا ممنوع و حرام ہے۔ لیکن اہلحدیثوں کے نزدیک عین ایمان جائز و درست ہے چنانچہ محمد عاشق نامی کسی شخص نے اہلحدیث مولوی عبدالستار دہلوی سے سوال کیا کہ ”کیا قبلہ رخ پاؤں کر کے سونا جائز ہے“ تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ اگر لیتے والے کی نیت تو میں کہہ نہ سکتا تو درست ہے“ ملاحظہ ہوتا وہی استاد یہ جلد اول ص ۱۱۱ مقام غور ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق قبلہ کی جانب ہتھوکنے والے کے پیچھے نماز ناجائز ہے“ تو قبلہ کی طرف پاؤں کر کے بیٹھا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ لیکن عقائد و باہمیہ کا کیا کہا جائے کہ مقامات مقدسہ کی بیہوشی تو ان کی گھٹی میں لکھی جا چکی ہے

ابھی تو ابتدائے گستاخی ہے دیکھتا ہے کیا،

آگے آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا؟

قرآن کو چومنا | مسلمان قرآن مجید کو پڑھنا سنت اور اس کا ادب واجب اور خلاف سنت ہے اور چومنے کو مباح سمجھتے ہیں لیکن اہلحدیثوں کے نزدیک تلاوت کلام و روح و نفاذ خلاف سنت ہے۔ اہلحدیث مولوی عبدالستار دہلوی سے دریافت کیا گیا کہ ”لوگ جو تلاوت کرتے وقت قرآن مجید کو بوسے دیتے ہیں درست ہے یا نہیں“ تو جواب مرحمت فرمایا کہ ”ہر دو فعل ثابت نہیں خلاف سنت اور تمام صحابہ ہیں“ ملاحظہ ہوتا وہی استاد یہ جلد اول ص ۱۱۱ ناظرین غور فرمایا آپ نے کہ قرآن مجید کو بوقت تلاوت چومنا ہر دو فعل خلاف سنت ہیں یعنی تلاوت قرآن بھی اور اس کو چومنا بھی خلاف سنت ہے، استغفر اللہ قرآن کو چومنا تو درکنار تلاوت قرآن کو بھی خلاف سنت کہہ دیا حالانکہ ”تلاوت قرآن تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا شہادہ روز کا معمول ہے لیکن عقائد و باہمیہ کی کمرشل سازی دیکھئے کہ چومنا تو اپنے مقام پر تلاوت کو بھی ناجائز قرار دے دیا۔

تفہیریں عقل و دانش

دعا کے وقت کلمہ پڑھنا | نماز کے بعد دعا مانگ کر آخر میں کلمہ پڑھنا ہر اہلحدیث کا حق ہے یا نہیں کیسا پتہ پھیرنے کو متع کیا گیا ہے چنانچہ محمد اسمعیل علیہ السلام والے اہلحدیث مولوی عبدالستار دہلوی سے سوال کیا کہ ”بعد نماز قرآن کے اگر کوئی شخص دعا کرے تو کمرہ سکتا ہے یا نہیں اور دعا کر کے منہ پر ہاتھ ملنے کی وقت کیا کہنا چاہئے۔ صرف لا الہ الا اللہ کہے یا اس کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی کہے

قرآن وحدیث سے مدلل ثبوت ہو۔ تو جواب دیا کہ بعد نماز کے دعا کر سکتا ہے اور دعا کر کے منہ پر ہاتھ ملنے کے وقت لا الہ الا اللہ کہے اور نہ محمد الرسول اللہ کہے۔ ملاحظہ فتاویٰ مستاریہ جلد اول ص ۱۵۸۔ سوال ۱۵۹۔ لیجئے صاحب مشک آں باشند کہ نحو بیوید۔ نہ کہ عطار جوید۔ پہلے قبلہ کی طرف پاؤں کر کے سونے کو جائز و درست کہا پھر قرآن مجید پڑھنے اور چومنے کو خلافت سنت کہا اب اب تکہ رد جمید لا الہ الا اللہ علیہ وسلم اللہ کو دعا کے وقت پڑھنے سے بھی انکار کر دیا جس سے انکی تو حید پرستی کے ڈھول کا پل کھل گیا اسے کہا جاتا ہے چکنہ گھر سے کاسر ماہ بیوٹنا۔

شب براءت کی نوافل پر عنت شعبان المعظم کی پندرھویں شب جس میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کثرت عبادت کا حکم دیا ہے اور عرف غا میں اس شب کو شب براءت کہا جاتا ہے لیکن المحدثین کے نزدیک اس بات کو عبت کرنا یا نوافل پڑھنا بدعت ہے۔ عبدالحکیم کسی صاحب نے المحدثین مولوی سے سوال کیا کہ ”شب براءت یعنی ۱۴ تاریخ شعبان کو اکثر عورتیں مرد نفلیات رات پڑھتے ہیں اس کا ثبوت ثر لیت محمدیہ میں ہے یا نہیں“ تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ”شب براءت میں رات بھر نفلیات وغیرہ پڑھنا بدعت ہے اور اپنی جانب سے دین اکمل کے اندر زیادتی کرنی ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے“ ملاحظہ ہو

فتاویٰ ستاریہ جلد اول ص ۱۵۹۔ المحدثین مولوی کی جہالت کا اندازہ لگائیے کہ نقل کی جمع نفلیات لکھ رہے حالانکہ اس کی جمع نوافل ہے پھر شب براءت میں نوافل کا انکار ہے حالانکہ نبی اکرم نے اس شب میں کثرت نوافل کا حکم دیا ہے

بلکہ نوافل میں مختلف آیات وسور کی فہمیں بھی فرمادی ہے۔

وترواجب ۳۳۳ اعشاء کی نماز میں جو تڑپے جاتے ہیں احادیث سے ثابت ہے کہ وتر واجب ہیں۔ لیکن المحدثین کے نزدیک واجب ہی نہیں۔ چنانچہ بمبئی سے کسی محدث نے المحدثین مولوی سے دریافت کیا کہ ”سفر میں وتر پڑھنا جائز ہے یا نہیں“ تو جواب ملا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں اپنی سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وتر فرض و واجب نہیں ملاحظہ فتاویٰ ستاریہ ص ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ سوال ۱۵۹۔ معلوم نہیں یہ بیسے المحدثین میں کہ وجوب وتر پر باوجود متعدد احادیث کے وارد ہونے کے پھر بھی انکار ہے سلام اسلام ملکہ کو تسلیم نہ بانی ہے

بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شرک نمازوں کے زمین کے مسلمان بیت اللہ حسینی قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور حضرت علیؑ السلام سے لیکر اب تک ایسا ہی ہو رہا ہے لیکن المحدثین کے نزدیک بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والا مشرک ہے چنانچہ یہی المحدثین مولوی عبدالستار دھلوی اپنی تفسیر ساری کے علاوہ کتب میں تصحیح بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ کی نماز پڑھنے والا یا صلواتہ وغیرہ یا مغرب الاقدام کرنے والا اور رحمت تہنری کرنے والا شرعاً مشرک اور عابد غیر اللہ خود بتاتے ہیں انوار الایمان بیت اللہ تعالیٰ مہنوات تجدید و بانی سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے، یہ نہیں کہ جب بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ کی نماز پڑھنے والا المحدثین کے نزدیک مشرک ہے تو پھر یہ المحدثین خود کس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں حالانکہ بظاہر تو ان کے منہ بھی حالت نماز میں قبلہ کی طرف موعتے ہیں تو معلوم ہوا کہ سب

تعمید تہنری کے ملاحظہ رکھتے ہیں جس کا بیت اللہ کی طرف موعتے اور نماز پڑھنے والا اعمال اللہ عز و



پہلے اور بڑے مشرک ہی اہم دین ہیں علم مالائے طرہ یہ کہ مشرک ہی اللہ کی نماز پڑھنے والا ہے اور وہ بھی شرعی طور پر مشرک نہ معلوم یہ خود کس کی نماز پڑھتے ہیں اور کس طرف متکرمے پڑھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک تو اللہ کی نماز پڑھنے والا اور وہ بھی بیت اللہ کی طرف متکرمے شرعاً مشرک ہے پھر لطف بات یہ کہ یہ تو شرعی شرک ہوا، واللہ اعلم بشرعی شرک کیا ہوتا ہے۔

لفظ سبحان اللہ کبیر ممتی | اللہ تعالیٰ کی بڑائی یا کبریائی یا اس کی شان ارفع واعلا کے بیان کے وقت مسلمان سبحان اللہ کہتے ہیں یعنی اللہ کی تقدیس کا اظہار کرتے ہیں لیکن اہلحدیث مولوی لھو ولعب اور کھیل کو میں سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر اس کا استہزاء اڑاتے ہیں چنانچہ اہلحدیثوں کے سرخیل مولوی ستار دھلوی نے اپنے بچنے کے واقعات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”اپنے مدرسے کے سامنے یا دیگر کسی میدان میں جا کر طلبہ کے ساتھ کبڑی بھی کھیلنا تھا تو وہ دوسرے (بڑے) کھیلنے وقت کبڑی کبڑی کہتے ہیں اور میرے برادر خورد و حافظ عبدالرحمن مرحوم عرف ممتی ”عرفیت قابل غور ہے“ سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے“ فتاویٰ ستاریہ ج ۱ ص ۱۳۵ وباللعب ساری دنیا خدا کی تقدیس و پاکیزگی کے بیان کے وقت سبحان اللہ سبحان اللہ کہے اور مولوی صاحب لھو ولعب کھیل کود اور کبڑی میں برہنہ جسم صرف ٹیکر سپن کر سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے ہیں یہ تقدیس رب العالمین کا استہزاء اڑنا نہیں تو اور کیا ہے کیا مسلمان اسی چیز کا نام ہے کہ صفات خداوندی کا مذاق اڑایا جائے الوہابیتہ قوم لایعقلون۔

بدعتی کے ساتھ تین دین حرام لیکن شرعی زانی سے میل جول حلال :- اہلحدیث اصطلاح

میں بدعتی ان کو کہا جاتا ہے جو گیارہویں مولود، سویم، چالیسواں، قاتر، خورانی، نذر و نیاز، کھڑے ہو کر بارگاہ نبوی میں دو دو سلام پڑھنے اور یا رسول اللہ کہنے کو جائز سمجھتا ہو یعنی اہلحدیثوں کے نزدیک سنی متنی ہر بیوی جو کہ مذکورہ بالا امور کو جائز مستحسن بلکہ ماحور عند اللہ سمجھتے ہیں بدعتی ہیں، لہذا اہلحدیثوں کے مولوی ستار دھلوی نے لکھا ہے کہ ان بدعتیوں (سنیوں) سے ترک موالات یعنی لین دین و میل جول کا بائیکاٹ کیا جائے اور انہی بجائے خرابیوں اور زانیوں سے میل جول رکھا جائے چنانچہ لکھتے ہیں کہ ”شرابیوں، کبابیوں، زانیوں اور مانچنے والوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے بدعتیوں کے پاس نشست و برخاست زیادہ برا ہے“

ملاحظہ ہو فتاویٰ ستاریہ جلد دوم ص ۱۳۵ واقعی اہلحدیث حضرات شرابیوں، زانیوں اور کبابیوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے کو ترجیح کیوں نہیں دیتے؟ کل شئی بر حبیب الی اللہ ان کی اصل وہی لوگ ہیں جن کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کو وہ مستحسن سمجھتے ہیں یعنی مانچنے والے، پھڑے (زنیے) اور کچھ تو حضور علیہ السلام پر دو دو سلام پڑھنے والوں اور یا رسول اللہ کہنے والوں کے ساتھ کس طرح یہ ملاپ رکھ سکتے ہیں، اس کے ساتھ ہی تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں کہ اہلحدیثوں کے نزدیک سنی مسلمانوں سے ترک موالات یعنی لین دین میں بائیکاٹ اور عدم تعاون جائز ہے وہاں کفار و مشرکین ہندو سے ترک موالات کو ناجائز کہتے ہیں تحریک خلافت کے بعد حبیب ہندوستان میں مشرکین کے خلاف ترک موالات کی تحریک چلی جسکے محرک اہل امام اہل سنت قاطع دہا بیت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز رہتے تھے اس وقت کسی نے مولوی عبدالستار دھلوی



المحدثین سے سوال کیا کہ ترک موالات، عدم تعاون، جس کی ہندوستان میں پہل پہل مچی ہوئی ہے کیا یہ شرعی حکم ہے یا سیاسی اور جو مسلمان اس کے خلاف میں کیا وہ گنہگار ہیں۔ " تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ "ترک موالات جیسا کہ آجکل رائج ہے شرعی حکم نہیں" اسے کہتے ہیں چکنے گھڑے کا نمبر واہ پھوٹنا۔ یعنی مستحق ممالک سے ترک موالات یعنی عدم تعاون حلال و جائز اور کفار و مشرکین سے حرام یہاں پر وہ پیچیدہ گرہ کھل جاتی ہے کہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے سے نماز کیوں شرک ہے اس لئے کہ ایک ہی پاٹ کے دو دریا ایک ہندو مشرکین اور دوسرے المحدثین نام نہاد مسلمین و ضابطہ الا انفاقین - پڑھنا۔

خون سے وضو نہیں ٹوٹتا شرعی حکم سے اگر جسم کے کسی حصہ یعنی منہ سے، دانت سے یا کسی بھی حصہ و عضو سے خون نکل کر بہہ جائے تو وہ ناقص وضو ہے یعنی اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن المحدثین کے نزدیک بلا تقیید کسی بھی حصہ سے خون نکل جائے چاہے اس کی مقدار زیادہ ہی کیوں نہ ہو وضو نہیں ٹوٹتا چنانچہ کسی عبدالعزیز نزاری نے مولوی عبدالستار دھلوی سے سوال کیا کہ "بدن کے کسی حصہ میں سے اگر خون نکلے تو وضو جاتا رہتا ہے یا نہیں تو جواب ملا ہو فرماتے ہیں بسبیلین یعنی قبل و برائے اگر کوئی چیز خارج ہو تو وضو ٹوٹتا ہے ورنہ نہیں" فتاویٰ متناہیہ ۱۵ ص ۱۰۰ - مطلب یہ کہ قبل و برائے اگر خون نکلے یا ریح خارج ہو تو وضو ٹوٹتا ہے اور جسم کے کسی دوسرے حصہ سے خون منون من نکل پڑے تو وضو ان کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا فاعلم و ایا ولی الایصاں لیکن دیدہ و کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھئے۔

مسجد میں خراب بنانا ناجائز | روئے زمین پر کوئی ایسی مسجد نہیں کہ جس میں خراب نہ ہو بلکہ مسجد اقصیٰ قبلہ اول مسجد نبوی کی بھی خراب بنی ہوئی ہے۔ خواب اس مقام کو کہا جاتا ہے جہاں امام کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تمام کتاب فکر کی مسابحہ چاہے وہ مساجد ستیوں کی ہوں یا شیعوں کی ہوں، دلو بند یوں کی ہوں، یا مودودیوں کی ہوں یا ان کے ہم نوالہ وہم پیالہ المحدثین کی ہوں سب کی خرابی ہی ہوئی ہیں لیکن المحدثین کے نوزائیدہ طائفہ کے مرغزہ مولوی عبدالستار دھلوی سے عبدالودود قصب جھالو والے نے سوال کیا کہ "مسجد میں خراب مروجہ بنانا جائز تو جواب ملا کہ" بیشک مساجد میں خراب مروجہ بنانا ناجائز اور بدعت ہے۔

فتاویٰ شاریہ ج ۱ ص ۱۰۰ لہذا المحدث عدا کو اپنی مساجد جتنے خراب بنے ہوئے ہیں جیسے ان کے امام کا لالہ کھڑے ہو کر نمازیں پڑھاتے ہیں چاہئے کہ فوراً گروادیں، ورنہ خراب کو قائم رکھنے کی صورت میں اپنے مولوی توتے سے بدعتی بکرہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

جانور کے پیشاب سے علماء و ملت و فقہاء امت کا اجماع ہے کہ اگر جانور کا کپڑے ناپاک نہیں ہوتے پیشاب کپڑے پر پڑ جائے جس کی مجموعی مقدار تقبلی یا درہم سے تجاوز نہ کر جائے تو کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں اور ناپاک و نجس کپڑوں سے نماز ناجائز ہے لیکن المحدثین کے نزدیک ماکول اللحم جانوروں کے پیشاب سے کپڑے پلید نہیں ہوتے اور نماز میں کسی قسم کی کراہیت نہیں ہے چنانچہ نیکل نامی کسی شخص نے پٹنہ سے مولوی ستار صاحب سے سوال کیا کہ "اگر کسی کپڑے میں گوہر یا پیشاب ماکول اللحم جانور کا لگا ہوا ہو اس پر سے کسی نماز پڑھنی جائز یا نہیں تو مولوی صاحب جواب ارشاد فرماتے ہیں کہ ماکول اللحم جانور ہوں، براز و شہ پاخانہ، پاک ہے اور جس پر سے میں لگا ہوا کسی نماز پڑھنی درست ہے

ملاحظہ ہو قوت دہی ستارہ جلد دس صحت علی غرہ کے مبلدہ مصطفیٰ یا فاحشہ کی شیرینی  
و غیرہ تو حرام ہے مگر جانوروں کا پیشاب و بول کو پر و غیرہ ان کے نزدیک پاک طیب و طہر  
ہے ماکول اللحم "جنس کا گوشت" حایا جاتا ہے جانور کہ اگرچہ پیشاب و گوشت پاک ہے تو  
جیس طرح یہ دوسرا یعنی المجدیث اس جانور کا گوشت کھاتے ہیں پتہ نہیں اس کا  
بول و نماز بھی ان کے دستہ خون کی ذمت بنتا ہے یا نہیں کیوں کہ جس طرح ماکول اللحم  
جانور کے گوشت کو حلال سمجھ کر کھاتے ہیں اسی طرح اس کا بول وغیرہ بھی تو ان کے نزدیک  
پاک ہے تو پھر خورد و نوش میں لانے سے انہیں مذاائقہ نہیں ہونا چاہئے۔

فانہم ولا تکن من المعاندین۔ خدا جب دین لیتا ہے حاکم آجی جاتی ہے۔  
مرغی نہ ملے تو کچھ کھانے کو طہیبت آجی جاتی ہے۔

بجھو کھانا حلال ہے | بجھو وہ جانور جو جنگلوں میں رہتا ہے اور قبرستان سے  
مردے نکال کر یا دیہاتوں سے چھوٹے چھوٹے بچوں کو  
اٹھا کر لیجاتا ہے اور کھاتا ہے جسے آدم خور بھی کہا جاتا ہے اور یہ

یہ جانور ریچھ کے مشابہ ہے یہ المجدیثوں کے نزدیک حلال ہے اور وہ ذوق سے تناول  
کرتے ہیں، چنانچہ ریاست بہاولپور سے حاجی محمد اسماعیل نے المجدیث مولوی عبدالستار  
دھولی سے سوال کیا کہ "یک شخص نام منشی کہتا ہے کہ بجھو کے جو قصہ بجھو کا کھانا حلال  
نہ جانے وہ منافق وہے دین ہے اس کی امامت ہرگز جائز نہیں اور دوسرا شخص نام  
محمد کہتا ہے کہ بجھو کا کھانا حلال نہیں دونوں میں کس کا قول صحیح ہے (ملخصاً) مولوی  
صاحب نے جواب دیا کہ "منشی کا قول صحیح ہے شرعاً ممنوع نہیں۔ ملخصاً  
ملاحظہ ہو فتاویٰ ستارہ جلد ۲ ص ۳۱ اس سبب سے سوال و جواب میں نظر فرمائیے

سے غزوہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ستار صاحب و مولوی منشی کے تو لاکر  
صحیح قرار دیکر ذبے لفظوں میں اس کی تصدیق کر دی ہے کہ بجھو یعنی آدم خور کا کھانا  
حلال اور جو اس کو حلال نہ جانے وہ منافق وہے دین اور قابل امامت بھی نہیں بلکہ  
عوام الناس المجدیث کو لازم ہے کہ اگر انہوں نے اپنے امام کی اقتدا میں نماز سے  
پڑھنی ہیں تو اپنے امام کو آدم خور کھانے پر مجبور کریں ورنہ نماز میں سیکہ اور امام  
ان کا بجھو نہ کھانے کے باعث منافق وہے دین ٹھہرے گا اور ان المنافقین فی

الدرکۃ الاسفل من النار

جو تھے ہیں کہ نماز پڑھنا جائز ہے | جو تھے ہیں کہ نماز پڑھنا درست نہیں  
البتہ موز سے پہن کر یا ایسے جو تھے حرام کھانے پینے کیوں ان کو مسجد کے باہر نہ پھنسا  
نماز ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی سوئے ادب ہے اور اس کے برعکس المجدیثوں کے  
نزدیک نئے پڑانے کی قید سے ماوراء جو تھے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے چنانچہ  
ایمان محمد انس آت دی اکاؤنٹل انیسر ٹیلیگراف نے المجدیث مولوی سے دریافت  
کیا کہ جو تھے پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں (ملخصاً) جواب دیا کہ "جائز ہے  
پڑھ سکتا ہے ہماری محمدی مسجد (پرنس روڈ کراچی) میں گج جو تھے پہن کر نماز  
پڑھتے ہیں آپ بھی تشریف لاکر پڑھ سکتے ہیں اور ہر مسجد میں جو تھے پہن کر نماز  
پڑھنی جائز ہے" ملاحظہ ہو فتاویٰ ستارہ جلد دوم ص ۲۱۷ شائع شدہ  
کے نزدیک دعوت الی الخیر کر آؤ اور ہماری مسجد میں جی جی پہن کر نماز پڑھو یعنی  
ان کے نزدیک سر سے ننگے اور جو تھے پہن کر نماز پڑھنا عین ایمان ہے کیونکہ  
ان کا وقود نار ہونا جو مقدر ٹھہرا۔ ۳۵







حرام ہو سکتا ہے۔

مرغ کی قربانی جائز ہے: [حضرت علیہ السلام سے بیکر تیرھویں صدی تک قربانی کا عمل تو ترک ہو گیا ہے کہ قربانی اونٹ، گائے بھینس بکری وغیرہ کی ہونے چاہی آئی لیکن چودھویں صدی میں ایک نور احمد جماعت اہل حدیث نے مرغ کی قربانی کو بھی شکار اسلام میں شامل کر دیا چنانچہ کسی نے اہل حدیث مولوی سے مشاغل طلب کیا کہ کیا موجودہ زمانے میں مرغ کی قربانی جائز ہے یا نہیں تو جواب مرحمت فرمایا گیا کہ شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے ملاحظہ ہونا وہی ستارہ جلد دوم ص ۱۷۷ اگر مرغ کی بھی قربانی ہوتی تو پھر محاذ ائمہ حضور علیہ السلام اس سے محروم رہے کیونکہ قربانی کے دن نہ حضور علیہ السلام نے مرغی ذبح کی اور نہ صحابہ کرام نے اور تابعین تبع تابعین نے، سو سکتا ہے کہ انہیں یہ حدیث کسی ہندوؤں کی وید سے ملی ہو کیونکہ ان سے انہیں زیادہ نسبت ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر ملا سے خصوصاً دیا بیت کی اس دبا سے

خدا ہر جگہ موجود نہیں: [دنیائے اسلام کا عقیدہ ہے کہ اللہ وحدہ لا شریک شریک سے زیادہ نزدیک اور ساری کائنات و مافوقہا کو محیط ہے مزید فراموشی جو نہ کی، نہ سمجھ سکتا اور تمام لطیفوں سے لطیف، لطیف شئی مجسم نہیں ہوتی سب سے ہوا و شئی، اسی لئے خدا کے لئے نفس کا اطلاق چھوڑ کے نہیں کیا جاتا اور جو اطلاق نفس خدا کے قائل ہیں وہ بتاویں قائل ہیں۔ لیکن اہل حدیثوں کے نزدیک خدا ہر جگہ موجود و حاضر و ناظر نہیں ہے اور خدا کے لئے انہوں نے نفس

یعنی جسم بھی ملا و مل ثابت کر دیا، نیز خدا جہاں اٹھنے بیٹھنے سے پاک ہے وہاں اہل حدیثوں کے نزدیک خدا محض عرش پر بیٹھا ہے چنانچہ کسی صاحب نے اہل حدیثوں کے مفتی سے پوچھا کہ "زیر کا قول ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے بلکہ کا قول ہے کہ اللہ عرش پر موجود ہے کس کا قول غلط اور کس کا قول صحیح ہے" اب جواب سماعت فرمائیے فرماتے ہیں "زیر کا قول غلط ہے خداوند تعالیٰ بذاتہ و بنفسہ ہر جگہ موجود نہیں بلکہ عرش پر مستوی ہے لہذا بلکہ کا قول صحیح ہے (ملخصاً) ملاحظہ ہونا فتاویٰ ستارہ جلد سوم ص ۱۷۷ مفتی اہل حدیث نے زیر کے قول کو خدا ہر جگہ موجود ہے اسلاف و اولاد کے جسم و نفس و ذات کو برے قویٰ صادر کر دیا خدا ہر جگہ موجود نہیں بلکہ وہ تو محض عرش پر بیٹھا ہے حالانکہ ان کو یہ معلوم نہیں کہ خدا اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے سونے اونگھنے سے پاک ہے اور اہل حدیث مفتی نے خدا کو عرش پر ہی بیٹھا دیا۔

فا عیبتہ و آیا اولی الالبصار

غلات کعبہ سے تبرک ناجائز | اُمّت مسلمانہ حج پر جاتی ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے اور واپسی پر غلات کعبہ کے ٹکڑے بطور تبرک لے آتے ہیں اور اس کو ادب و احترام سے رکھتے ہیں لیکن اہل حدیثوں کے نزدیک غلات کعبہ کے ٹکڑے تبرک لانا اور ان کا ادب و احترام سے رکھنا بدعت و تبرک ہے اللہ اکبر یہ منہ اور مسور کی دال کیسی شخص عبد اللہ مہاجر جانی نے اہل حدیث مفتی سے دریافت کیا کہ غلات کعبہ جب کہتے اور پڑھنا ہو جاتا ہے تو لوگ اس کو تبرک سمجھ کر خریدتے ہیں اور اپنے گھر دل کو لے جاتے ہیں پھر اس کو کوئی تو اپنے مکان میں تبرک کے طور پر رکھتا ہے اور کوئی مسجد میں لٹکا تا ہے اور کوئی قرآن میں رکھتا ہے۔ اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے (ملخصاً) تو مفتی صاحب نے اپنے

طوبیہ جو آپ میں تھا کہ ان کو فکرت نہ تھی کہ کسی نہ کسی میں سے ثابت نہیں ہے یہ چیز تہہ کا تہہ مسدود میں داخل ہے اور احادیث فی الدین ہے فتوہ آگے چل کر مزید لکھتے ہیں کہ "غلات کعبہ فروخت کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے جیسے دوسرے چیز سے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ستارہ جلد سوم ص ۱۸۴"

سہ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے، بندہ جب دیوانی بن جاتا ہے خباثت آہی جاتی ہے۔ غلات کعبہ کو تبرک کا گھروں میں لیجائے کو احادیث فی الدین یعنی دین میں نئی چیز پیدا کرنا قرار دیر یا اور ظلم تو یہ ہے کہ غلات کعبہ کو دوسرے چیزوں کی طرح استعمال کرنے کو جائز لکھ دیا (معاذ اللہ) اس کا مطلب یہ ہوا کہ غلات کعبہ کو مسلولو یا جامہ یا تہ بند کی جگہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ناظرین کرام یہ سب اہلحدیثوں کا عقیدہ اور غلات خانہ کعبہ کا ادب و احترام کے خلاف کعبہ کا جامہ بناؤ اور پہنو، ان کے نزدیک یہ ادبیاں اور گستاخیاں کیوں نہ ہوں خود بیت اللہ کی طرف پاؤں کر کے سونان کے نزدیک درست و جائز اور کعبہ کی طرف منہ کر کے اللہ کی نماز پڑھنے والا بھی ان کے نزدیک مشرک ہے تو غلات کعبہ کو ان کے نزدیک دھوئی یا جامہ بنا کر پہننا ان کے نزدیک عین ایمان کیوں کر نہیں ہو سکتا۔ چوں کہ ان کے کعبہ پر بخیر و کما مانند مسلمان

اللہ دین عبد البنی نام رکھنا شرک ہے۔ پاکستان و ہندوستان میں کروڑوں مسلمان ہیں جن کے نام عبد البنی، عبد الرسول وغیرہ ہیں لیکن اہلحدیثوں کے ایسے نام رکھنا شرک ہے چنانچہ کسی صاحب نے اہلحدیثوں کے ہفتی اعظم سے سوال کیا کہ

کیا شرعاً یہ نام درست ہیں، مثلاً نعمت علی، رحمت علی، طفیل عبد خورشید احمد، عبد البنی، غلام رسول وغیرہ، تو اہلحدیث مولوی نے اپنے طویل جواب میں ایک طویل فہرست دے دی کہ یہ نام شرک ہے جواب ملاحظہ ہو "اسمائے مذکورہ شرعاً نادرست ہیں بعض تذکرہ نفس اور بعض میں شرک کی تطبیق و تلویف ہے۔ بعض صریح شرک ہیں اور بعض مشابہ شرک یہ لطف علی، گرم علی، فیض علی فیض فیض محمد ظلی عباس، غلام احمد، فیض احمد، فخر الدین، قطب الدین، محی الدین، عظیم الدین، شمس الدین، فخر الدین، نجم الدین، غیاث الدین، اللہ دین، عبد اللہ، عبد البی۔ غلام محمد، غلام نبی، غلام محی الدین الدین، غلام حیلانی، علی بخش، حسین بخش، پیر بخش، غلام معین الدین یا لڑکیوں کے نام امۃ الرسول، امۃ حبیبہ، غلام فاطمہ، کنیز فاطمہ وغیرہ نام دیکھتے رکھانے شرعاً ناجائز و نادرست ہیں۔"

ملاحظہ ہو فتاویٰ ستارہ جلد اول ناظرین ملاحظہ فرمایا آپ نے کروڑوں مسلمان ایسے ہیں جن کے یہ مذکورہ نام ہوں گے لیکن اہلحدیثوں کے نزدیک ان ناموں والے افراد سب کے سب کافر و مشرک، ظلم بالا کے ظلم یہ کہ ان دین اور امتہ الحبیب جیسے ناموں کو بھی ناجائز قرار دیا حالانکہ اللہ دین تو کم از کم جائز کر دیتے اور امۃ الحبیب حضور اکرم علی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے ایک بیوی کا نام ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ان اہلحدیثوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی کے نام کو ناجائز و نادرست قرار دیتے ہوئے شرم ہی نہ آتی اور ان اہلحدیثوں کے مولویوں کے ناموں کی طرف توجہ دی جائے تو ایسے ایسے غلیظ نام سامنے آتے ہیں کہ الامان والحفیظ، مستغنیہ اور سردھنے اور دیکھنے کے۔



کہ چلنے کے نیچے سے کیا کیا رُخِ زیبا نظر آئے ہیں، اہل حدیثوں کے امام العمام مفسرِ قرآن والحدیث مولوی ابو محمد عبدالستار محدثِ دہلوی کے چھوٹے بھائی جن کا نام تھا حافظ عبدالرحمن عرف ممتی (فتاویٰ ستاریہ جلد اول ص ۷) صاحبِ علم و دانش جانتے ہیں کہ منیٰ کیا عظیم لفظ اور غلیظ شی کا نام ہے اگر کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا غلیظ و ناپاک لیکن اہل حدیثوں کے مفسرِ قرآن اور شیخ الحدیث اس نام پر بغیر محسوس کرتے ہیں کیوں نہ کریں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت سے تو ان کو چڑھے لیکن غلیظ نام سے محبت اس لئے کہ کل شیء میری حج الی اصلہ اسی طرح انکے اور مولوی صاحب ہیں جن کا نام مولانا بڑکو ہے دیکھئے فتاویٰ ستاریہ جلد ۱۲ ص ۱۲

ایک اور اہل حدیث مولوی ہیں جن کا نام موتی ہے۔ فاعلموا یا ذرعیتم النخید

صحنہ قاریوں :- اب ان اہل حدیثوں سے پوچھئے کہ جناب تمہارے آؤ اجداد یا بڑے بڑے محدثین و مفسرین جن کے نام منسوب تغیر اللہ ہیں مثلاً مسعود عالم مدہوی عبدالقادر دہڑی لاہور والے، مولوی الطاف حسین، بانی فرقہ اہل حدیث مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی ندیم حسین دہلوی، مولانا زباید صلیق حسن خان سمجھو پائی، مولوی عاشق حسین بٹالوی وغیرہم ان کے بارے میں محدثین اہل حدیث کیا ارشاد فرماتے ہیں، کیا یہ تمام اہل حدیث مولویوں کے نام اللہ کی طرف منسوب ہیں اگر نہیں تو کیا تمہارے یہ سب مولوی کا فرستکر ٹھہرے یا نہیں اور بالخصوص مولوی سید بدیع الدین عرف پیر چھنڈے شاہ کے متعلق کیا خیال ہے کیونکہ جب عظیم الدین، قمر الدین وغیرہ اہل حدیثوں کے نزدیک متذکرہ نام ہیں تو پھر میر آف چھنڈا سید بدیع الدین کے بارے میں مفتیان اہل حدیث کیا ارشاد فرماتے ہیں

بہی نہ دے بھی ہوا اشتہار کا صحیح فرماتے ہیں بزرگ غلطی کہ بھینس کو اپنی سیاہی نظر نہیں آتی۔

حلقہ یا نہ ہو کہ اللہ خیر العرفون سے لیکر ایک تمام اسلاف و بزرگان دین  
حلقہ باندھ کر الہی کرے تھے اور اب بھی کرتے ہیں  
بلکہ حدیث میں تو یہاں تک بھی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام حلقہ باندھ کر سابقہ انبیاء  
کرام کی صفات کا ذکر کر رہے تھے تو اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
لے آئے اور فرمایا کہ اَلَا وَاَنَا حَبِيبُ النَّبِيِّ وَلَا فَخْرَ لیکن المحدثین کے نزدیک  
حلقہ باندھ کر اللہ اللہ کرنا بدعت ہے چنانچہ المحدث مولوی سے پوچھا گیا کہ حلقہ  
باندھ کر ذکر الہی کرنا کیسا ہے فرمایا کہ اسلام میں حلقہ باندھ کر ذکر الہی کرنا یعنی  
اللہ اللہ کرنا بدعت ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ مستر بہ حلد اول کا کشمکش المحدث  
مفتی آیت قرآن اور فرمان خداوندی فا ذکر دینی اذکر کم و انشکر ولی ولا تکفرون  
اور ومن اظلم من من منع مساجد اللہ ان یدلکوفیہ اسمہ و  
سبح فی خلوا یہا کہ تم میرا ذکر میں تمہارا ذکر کروں گا اور مساجد میں اللہ کا ذکر  
روکنے والا سب سے بڑا ظالم ہے الغرض دایہ المحدث اللہ کے ذکر سے منع  
کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہوئے کہتے ہیں اللہ ان کے مکرو فریب اور عقائد فاسد  
سے ہر مسلمان کو بچائے۔

گھوڑے کی قربانی | امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ گھوڑے کی قربانی بظنون  
نبوی ممنوع قرار دی جا چکی ہے اور اگر کبھی  
گھوڑے کو کھانا نہ کر دینا ہے بلکہ فقہ حنفیہ میں تو اس کے پسینہ سے

کہتے ہیں کہ اصحاب قبور منومنین منام میں ہوا نبی ہا تھا بل امر بزیار متھا  
و تسلی علی اصحابھا و اند عام والا استغفار لہم - مؤمن کی قبروں کے  
لئے حضور علیہ السلام نے امانت رکھیں، لاکھ نہیں دیا بلکہ ان کی قبروں کی زیارت کا  
حکم دیا ہے اور آپ کے صحابہ پر سلام پڑھنے اور عام استغفار کے لئے حکم فرمایا  
ہے اب پتہ نہیں الحمد للہ حضرت اپنے اس مجددیت مولوی کے لئے کیا فتویٰ نکالتے  
ہیں کہ جس نے زیارت قبور کو مکمل نبوی کے مطابق عین ایمان قرار دیا ہے - بیٹھا تو قبر  
ساتی کاوش نہ کر تو میری امیری کے لئے

کبہیں خود تو میرا گرفتار نہ سمجھا جائے  
قرآن پر پیشاب کرنا | قرآن مجید ایک مقدس کتاب ہے اور مسلمانوں کا دین اہل  
اسی کتاب کی تقدیس سے وابستہ ہے لیکن ان مردوروں کو ایسے غلیظ خواباتے  
ہیں کہ الامان والحفیظ چنانچہ ایک دیوبندی وبائی نے رات کو خواب میں اپنے  
آپ کو قرآن مجید پر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو اپنے مرثور رہبر سے اس کی تعبیر پوچھی  
لیکن اس کے گرو گنڈھال نے تعبیر بتائی کہ جس سے ہر اماندار اپنا کلیہ تمام کہہ بیٹھ  
جاتا ہے پوری عبارت ملاحظہ ہو - ”اس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے مجھے  
اندیشہ ہے کہ یہ ایمان نہ جاتا رہے حضرت نے فرمایا بیان کرو ان صاحب نے کہا  
کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں تو حضرت نے جواب دیا یہ تو  
بہت اچھا خواب ہے یہ تو بہت مبارک ہے - مزید المجید صلا اور افاضات لہ  
صید ۳ - دیابوں کے خواب اور ان کی تعبیر آپ نے پڑھ لی اب محل نظر بات یہ  
ہے کہ ایسے خواب انہی لوگوں کو کیوں آتے ہیں اس لئے کہ سارا دن جو

۳۹ غلط تصورات اور غلیظ خیالات نیز مذہب سوء نظریات و اس پر رستہ ہیں ورنہ  
کسی دوسرے مسلمان کو ایسا غلیظ خواب آنا خود بالمد ذاک اور پھر حضرت جی بجائے  
اس کے کہ اس شخص کو زجر و توبیخ فرماتے انسا اسکی تائید و حوصلہ دہانی کرتے  
ہوئے کہ اگر تو برا خواب بہت اچھا ہے بہت مبارک ہے

ذکر و کے فضل کا لئے نقص کا جو یاں رہے

سلام اسلام ملحد کو تسلیم نہ پائی ہے

سلیوں سے نکاح حرام ہے | دیابوں الحمد للہ کیوں کے نزدیک کسی سنی سے  
دیابی لوگ کا نکاح حرام و ناجائز ہے چنانچہ کسی نے الحمد للہ مولوی عبدالستار  
دیوبند سے سوال کیا کہ ”ایک شخص جو کہ میلاد گیارہویں، سوئم، جہلم فاتحہ وغیرہ کرتا ہے  
کہ ایسے شخص سے کسی موحیدہ (یعنی الحمد للہ) عورت کا نکاح ہو سکتا ہے اور شخص  
رفیع دین و امین بالجبر کو بھی مکروہ فعل جانتا ہے تو الحمد للہ مولوی نے جواب  
دیا کہ میلاد گیارہویں جہلم اسلام قیام کرنے والا بدعتی ہے مگر ہے ایسے شخص سے  
موحیدہ عورت رفیع دین اور امین بالجبر کہنے والی کا نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر کر دیا  
گیا ہے تو اس شخص کے دین سے نکل جانے کے باعث نکاح خود بخود ٹوٹ گیا اور  
اس عورت کا عقد کسی موحیدہ شرعی طور پر کر لیا جائے، ملاحظہ ہو فتاویٰ ستاریہ“  
ناظرین عزیز کو یہ کہ الحمد للہ سنی عوام کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے اور نکاح کو بھی  
حرام قرار دے رہے ہیں لیکن ہمارے سیدھے سادھے سنی مسلمان جن کے لئے  
میں جلدی چھنسن جاتے ہیں - سنی عوام کو سوچنا چاہئے کہ ایسے لوگوں سے جہنم کو  
مسلمان نہیں سمجھتے اور سنی عوام کے ساتھ شادی بیاہ کو ناجائز سمجھتے ہیں ان سے ہم



پھر بھی میل جول رکھیں اور ایسی آؤ بھگت کریں مقام حیف ہے۔

سنی عوام کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے لئے جو یہ البحدیث لوگ بدعتی کا  
لفظ بولتے ہیں یہ لفظ اپنے اندر ایک وسیع معنی رکھتا ہے بدعتی کا مفہوم یہ ہے کہ  
ہمیں مکمل کھلا یہ لوگ کا فر مشترک اور جہتئی کہتے ہیں یہ کتنی ستم خیزی ہے کہ جو  
جماعت جو فرقہ قرون اولیٰ سے چلا آ رہا ہے اس کو یہ نوزائیدہ جماعت جماعت  
المحدثین کی کل عمر ابھی ساٹھ سال ہوئی ہے کفر و شرک کے فتوؤں سے نوازی ہے  
اور اپنے عقائد فاسدہ سے اس طرح نظر میں بچا کر عین صحیح گردانتی ہے جس طرح  
خنزیر کو اپنی گردن نظر نہیں آتی مذکورہ عقائد فاسدہ سے جو آپ کو روشناس  
کرایا گیا ہے یہ سب کے سب انہی المحدثین کی کتابوں سے ماخوذ ہیں لیکن رسالے  
کے منظر عام پر آتے سے یہ لوگ اپنے ان عقائد غلیظہ عین العین سے ایسے پہلو ہوتے  
کریں گے جیسے گدھے کے سر سے سینگ اڑ گئے ہوں ان المحدثین کے لئے صرف یہی پنجم  
کہ وہ وہابی جیسے چاہیں اسے حق مانتے ہیں

جسے چاہئے خطا گردانتے ہیں۔

سالم باہتھی اور اونٹ نہ گل کر ۛ وہ بیٹھے مجھروں کو چھانتے ہیں  
بٹ جھوٹے کیس اب کمر انصاف آئیے ۛ انکار ہی رہے گا مری جان کب تنگ

ۛ الخضر ۛ

یہ قصہ لطیف ابھی نامتناہی ہے ۛ جو کچھ بیان ہوا ہے وہ آغاز بابا

